اداریہ

توحید، دین اسلام کی اساس ہے۔ توحید کی معرفت کی کوئی انتہاء نہیں۔اس موضوع پر مطالعہ کبھی مکمل نہیں ہو سکتا۔ لیکن ہماراالمیہ یہ ہے کہ ہم ہر موضوع سے پہلے، توحید ہی کے موضوع میں اپنے آپ کو فارغ التحصیل سمجھنے لگتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ توحید، ہماری فطرت سے نکل کر ہمارے شعور کا حصہ نہیں بنتی اور ہماری توحیدی تعلیمات میں اجتہادی بصیرت نہیں پائی جاتی۔ بسا اوقات ہم توحید کے بارے میں ناقص تصوّرات کا ایک ایسا بت گھڑ لیتے ہیں جو ہمارے ذہن کی تخلیق تو ہو سکتا ہے، ہمارا خالق نہیں ہو سکتا۔ ستم بالائے ستم یہ کہ اپنے اِس من گھڑت عقیدہ توحید کو بنیاد بنا کر دوسروں پر شرک کے فتوے بھی لگاتے ہیں۔ اے کاش! ہم نے معرفت و عرفان کے حقیقی سرچشموں سے توحیدی تعلیمات لی ہوتیں!

یقینا، حضور اکرم ﷺ، آپ کے پاک اصحاب رضوان اللہ علیہم اور اہل بیت اطہار علیہم السلام ہی وہ سرچشمے ہیں جو ہمیں توحید کی خالص تعلیمات سے سیراب کرتے ہیں۔ یہ ہستیاں ہمیں یہ بھی درس دیتی ہیں کہ ہم نے دیگر ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کو کس طرح توحیدی تعلیمات سے سیراب کرنا ہے۔اس حوالے نواسۂ رسول ﷺ، آٹھویں امام حضرت امام رضا علیہ السلام کی تعلیمات راہگشا ہیں۔ سہ ماہی نور معرفت کے 52ویں شمارے میں آپ کی تعلیمات سے استخراج شدہ دو مقالات "اسلام کی توحیدی تعلیمات" اور "ادیان و مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ مکالمہ و مناظرہ کے اصول" شاملِ اشاعت ہیں جو سالکین سبیل توحید کے لئے معرفت و عرفان کے جام ثابت ہوں گے۔

سہ ماہی نور معرفت کے 52ویں شمارے میں "حضرت علی علیہ السلام کی انتظامی پالیسیوں اور اصولوں پر ایک نظر" کے عنوان سے جو مقالہ شاملِ اشاعت ہے وہ اسلامی مملکت داری کی عمدہ پالیسیاں اور اصول بیان کرتا ہے۔ یقینا یہ مقالہ اُن ارباب اقتدار کے لئے مشعل راہ ہے جو مملکت داری میں اپنی تمام تر ناکامیوں کو سول نافرمانیوں کے نام لکھ دیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق تو: "عوام، اپنے حکمرانوں کے دین کی پیروی کرتے ہیں۔" بنابریں، حاکم کا کردار، رعایا کے لئے مشعلِ راہ ہوتا ہے۔ اگر ارباب اقتدار حضرت علی علیہ السلام کی انتظامی پالیسیوں اور اصولوں پر کاربند ہو جائیں تو ہماری سینکڑوں انتظامی پریشانیاں دور ہو جائیں گی۔

اسی طرح موجودہ شمارے کے چوتھے مقالے میں "قرآنی مثالی معاشرے کے تحقق میں درپیش فکری و اعتقادی چیلنجز اور مشکلات کا تحقیقی جائزہ" پیش کیا گیا ہے۔ یہ مقالہ ہمیں اُن فکری، عقیدتی انحرافات سے روشناس کرواتا ہے جو ایک قرآنی مثالی معاشرے کے قیام کی راہ میں حائل ہیں۔اس مقالے میں ہماری اُن دینی، سماجی ذمہ داریوں کا بھی تعیّن کیا گیا ہے جو اس حوالے سے درپیش چیلنجز سے نمٹنے کے لئے ہمارے کندھوں پر عائد ہوتی ہیں۔ اس امید پر یہ مقالہ شاملِ اشاعت کیا گیا کہ تاکہ اجتماعی اصلاح احوال کی رہنمائی کرے۔

اس شمارے کے پانچویں اور چھٹے مقالوں میں "برصغیر میں اسلام کے ابتدائی آثار" اور "غزوۂ بنو قریظہ کا تاریخی و تحلیلی جائزہ" کے عنوانات کے تحت دراصل، اسلام کی روح پرور اور مسالمت آمیز تعلیمات کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ مستشرقین

اور اسلام دشمنوں کی اِس الزام تراشی کا جواب دیا گیا ہے کہ اسلام خشونت پسندی، دہشت گردی اور تلوار کا دین ہے۔ اِن مقالات میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اسلام، صلح و آشتی کا پیغام ہے اور مسلمانوں نے ہمیشہ امن کو بدامنی اور صلح کو جنگ پر ترجیح دی ہے اور جب تک مدّمقابل پہل یا خیانت نہ کرے، اسلام ہر قسم کی خونریزی سے منع کرتا ہے۔

سہ ماہی نور معرفت کے 52ویں شمارے کے ساتویں اور آٹھویں مقالات کا تعلق اردو شعر و ادب سے ہے جس کے بارے میں مفکرِ پاکستان علامہ اقبال کی تعلیم یہ ہے کہ شعر و ادب سماجی اصلاح اور انسان سازی کا موجب ہے۔ اُن کے بقول: "کسی قوم میں شاعر کی وہی حیثیت ہوتی ہے جو ایک شخص کے سینے میں دل کی حیثیت ہے۔ اور اگر کسی قوم میں شاعر نہ ہو تو اُس کی مثال بے جان مٹی کے ایک ڈھیر کی سی ہے۔ اگر شعر کا ہدف، انسان سازی ہے تو شاعری بھی پیغمبری کا ایک جزو ہے۔"* اس شمارے میں حالؔی اور بابا بلھےؔ شاہ پر شاملِ اشاعت دو مقالات میں اسی سماجی اصلاح اور انسان سازی کے پہلو کو مدّنظر رکھا گیا ہے۔

اس شمارے کا نواں مقالہ "**تحديات الدعوية في زمن النبوة في العهد المكي، صورها في العصر الحاضر ومعالجتها في ضوء المنهج النبوي**" کے عنوان سے مزیّن ہے۔ اس مقالہ میں اسلام کی دعوت و تبلیغ کے حوالے سے حضور اکرم ﷺ کی سیرت طیبہ اور آپ کی راہ میں حائل مشکلات کا جائزہ لینے کے ساتھ ساتھ عصرِ حاضر میں اسلامی دعوت و تبلیغ کو درپیش چیلنجز کا معالجہ پیش کیا گیا ہے۔ یقیناً یہ مقالہ اربابِ دعوت وارشاد کے سامنے حضور اکرم ﷺ کی سیرت و کردار سے ایسے نمونے پیش کرتا ہے جن کی پیروی میں وہ اہلِ دنیا تک اسلام کا پیغام حکیمانہ طریقے سے پہنچا سکتے ہیں۔

سہ ماہی نور معرفت کے 52ویں شمارے کا دسواں مقالہ The Relationship of Social Behavior with Suicidal Ideation کے عنوان سے مزین ہے جس میں خودکشی اور خودکش حملات کے نفسیاتی اسباب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ یقیناً یہ مقالہ دہشت گردی کے سدّباب کی راہ میں پہلا قدم ہے اور اسلامی جمہوریہ پاکستان میں امن وامان قائم کرنے والے اداروں اور شخصیات کو کلیدی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسی طرح اِس ملک کے اقتصادی مسائل کے حل کے حوالے سے جو کہ بذات خود بے امنی اور دہشت گردی کا ایک عمدہ سبب ہیں، سہ ماہی نور معرفت کے موجودہ شمارے کا گیارہواں مقالہ Values and Well-being in Pakistan کے عنوان سے شامل اشاعت ہے۔ یہ مقالہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے عوام کی اقتصادی فلاح و بہبود میں الٰہی اقتصادیات کی تاثیر کے بارے میں بحث کرتا اور عوامی فلاح و بہبود کے الٰہی معیار متعارف کرواتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ علمی، تحقیقی سہ ماہی مجلّہ نور معرفت کا یہ شمارے علمی حلقوں میں بہترین پذیرائی حاصل کرے گا اور ہماری دینی، سماجی مشکلات کے حلّ میں عملی اقدامات تجویز کرے گا۔ ان شاء اللہ!

مدیر: ڈاکٹر شیخ محمد حسنین

---

* . شاعر اندر سینہ ملت چو دل — ملتے بے شاعری انبار گِل
شعر را مقصود گر آدم گری است — شاعری ہم جزو پیغمبری است